رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

جلد ۲ | مورخہ ۱۸ - اکتوبر ۱۹۱۴ء مطابق ۲۶ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۲ھ | نمبر ۵۳

مدینۃ المسیح

حضرت فضل عمر بخیر و عافیت ہیں - خاندان نبوت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے ❊

۲ - پندرہ اور ۱۶ - اکتوبر کی راتوں کو سخت موسلادھار بارش ہوئی ❊

آمد مہمانان بازید خان صاحب کابل - نتھو شاہ صاحب گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ - قمر الدین صاحب تنکار ضلع گورداسپور - حافظ نظام الدین صاحب بڑھے ضلع گورداسپور - غلام قادر صاحب تاجر پشمینہ کلکتہ - زین العابدین صاحب - ٹوچی علاقہ رنگون - غلام محمد صاحب میروال ضلع ملتان - نور الدین صاحب گوجرہ - حسن محمد صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ - عبد اللہ خانصاحب ڈسکہ - عبد اللہ و رحمۃ اللہ صاحبان - موگہ ضلع فیروز پور ❊

تازہ خبریں

مفرورین کی مراجعت - جرمن بیان کرتے ہیں کہ ساڑھے چھتیس ہزار مفرورین انٹورپ کو واپس آگئے ہیں ❊

بلجین گورنمنٹ (لنڈن ۱۳ - اکتوبر) بلجین گورنمنٹ نے آزادی سے کارروائی کرنے کی غرض سے فرانس جانے کا فیصلہ کیا ہے - وزیر جنگ کے سوا دیگر تمام وزراء آج اوسٹنڈ سے ہاور روانہ ہو گئے ہیں جہاں گورنمنٹ فرانس نے انکے قیام کا انتظام کر دیا ہے - شاہ بلجیم بدستور اپنی فوج کے سپہ سالار رہینگے -

روسی شہزادہ مجروح - (لنڈن ۱۳ اکتوبر) پٹروگریڈ کا تار مظہر ہے کہ گرینڈ ڈیوک کنسٹنٹائن کا لڑکا پرنس اولگ جنگ میں مجروح ہوا ہے ❊

جرمنی کو آدمیوں کی ضرورت - (لنڈن ۱۳ - اکتوبر) جرمنی نے ان تمام لوگوں کو جنہوں نے کبھی بطور کمیشن یافتہ یا غیر کمیشن یافتہ افسروں کے فوج میں کام کیا ہے بلا لحاظ عمر و سن طلب کیا ہے - پرائمری (ابتدائی) مدارس کے مدرسین جو اب تک فوجی خدمت سے مستثنیٰ تھے میدان جنگ کو جا رہے ہیں ❊

ہالینڈ میں برٹش و بلجین - (لنڈن ۱۳ - اکتوبر) ہالینڈ میں جس قدر برٹش و بلجین سپاہی پہنچ کر اپنے اسلحہ گورنمنٹ کے حوالہ کر چکے ہیں انکی تعداد ۲۲ ہزار بتائی جاتی ہے ❊

بلجین سپاہی (لنڈن ۱۴ - اکتوبر) ایمسٹرڈم میں بیان ہوا ہے کہ ۱۴ ہزار بلجین سپاہی امرسفورٹ میں ہیں ❊

بلجیم میں تازہ معرکہ آرائیاں - جرمنوں نے گھنٹ پر قبضہ کر لیا - انگریز باشندے بھاگ گئے - کل پانچ بجے صبح کے ہزاروں نے اوسٹنڈ میں ڈاک کی کشتیوں کو گھیر لیا ❊

بلجین گورنمنٹ کی نقل مکانی (لنڈن ۱۴ - اکتوبر) بلجین وزراء آج صبح ہاور پہنچ گئے جہاں وزیر بحر اور دیگر عہدہ داروں نے

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا)

جنگِ یورپ

دو جرمن آبدوز کشتیوں کی غرقابی - جن روسی کروزروں پر جرمن آب دوز کشتیوں نے بالٹک میں شنبہ دیکشنبہ کو حملہ کیا تھا انہوں نے دو کشتیوں کو غرق کرا دیا ❊

جرمن سکوڈرن کی گرداوری - ایک مضبوط بحری سکوڈرن جو جرمنی کے برٹش بحری کا پھریرا اُڑا رہا ہے - جزائر ایلنڈ کے متصل گشت کر رہا ہے ❊

جہازوں کی گرفتاری - ہز میجسٹی کروزر برگ گذشتہ دس دنوں میں نار دیمن ہمبرگ - امریکن اور امریکن سٹیمروں کو گرفتار کر کے سینٹ لوئس لیجا چکا ہے - یہ سب جنوبی امریکہ کے دریاؤں سے جرمن کروزروں کیلئے کوئلہ مہاشی اور گولہ بارود لیجا رہے تھے ❊

فرنچ قلعوں پر حملہ - جرمن فرنچ قلعہ بندیوں کے خلاف استعمال کرنے کی غرض سے بھاری اتواپ کو ارگون کے دشوار گذار ملک سے لیجا رہے ہیں - فرنچ افواج سختی سے مزاحم ہو رہی ہے، ایک بڑی لڑائی ہو رہی ہے - علاقہ وار سا سے دیچولا اور دریائے سان سے پرزمسل اور نیز آگے جنوب میں ڈمنٹر تک محاذ پر جنگ ہو رہی ہے ❊

غیر ہندوستانی زبانوں کے مترجم - دس آفیسر چیف اکنڈی سٹاف کی سفارش پر غیر ہندوستانی زبانوں کے مترجم مامور کئے جاوینگے - انکو دوران ملازمت ہند میں ایک سو روپیہ کا زائد الاؤنس عطا ہوگا ❊

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا فنڈ - فنڈ ہذا کے سکرٹری اعلان کرتے ہیں کہ چندہ ہذا کی مقدار ۴۴۳۶۲۹ پونڈ تک پہنچی ہے ❊

انٹی ورپ میں برطانوی فوج کا کارنامہ - جرمنوں کو انٹورپ کی تسخیر سے کچھ حاصل نہیں ہوا - ہر چیز وہاں سے نکالی جاچکی تھی - ڈیڑھ لاکھ جرمنوں سے بلجیک فوج کا بامداد انگریزی سپاہ بچ کر نکل جانا بھی بڑا ہی کارنامہ ہے اور ہمارے بحری دستے نے انٹورپ کے اندر بھی شاندار کارگذاری دکھائی - اس نے بہت سی جرمن توپوں کو مسمار کیا - اور انکی کئی وزنی توپوں کو خاموش کر دیا - میدان جرمن لاشوں سے ڈھپنا پڑا ہے ❊

جرمنوں کی جدید کوشش - جرمن اس وقت بلجیک ساحل بحر پر پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں چنانچہ آیندہ چند دنوں میں ایسے خط پر جو شمالا جنوبا ہوگا - نہایت اہم اور فیصلہ کن لڑائی ہونے کی توقع ہو رہی ہے - اس نئی صورت کے پیدا ہو جانے سے اینی کا موقعہ اب چنداں اہم نہیں رہگیا - ٹائمز کے فوجی نامہ نگار کا خیال ہے کہ مغربی میدان میں جرمن فوجیں تعداد میں ۱۵ لاکھ کے قریب ہونگی - جن سے جرمنی ممکن ہے پھر جارحانہ کارروائی شروع کر سکے - لیکن اگر وہ ایسا کرے بھی تو ہمیں کوئی فکر لاحق نہیں ہو سکتا ❊

اسیران بے تعلقی - امسٹرڈم کا تار ہے کہ ڈچ مقام امرسفورٹ میں ۱۴ ہزار بلجیک سپاہی نظر بند کئے گئے ہیں ❊

بلجیک مہمان - آٹھ ہزار بلجیک اس وقت لندن کے الگزنڈرا محل اور دیگر سرکاری عمارات میں مقیم ہیں - اور ارل کورٹ عنقریب بھرا جاتا ہے ان آٹھ ہزار کی میزبانی پرائیویٹ اشخاص کر رہے ہیں ❊

ہندوستانی افواج کے لئے مارسلز اور اسکندریہ میں جو ہسپتال بنیں گے - انکے لئے ولایت میں ۲½ لاکھ روپیہ کے قریب چندہ ہو چکا ہے ❊

ایک اور جرمن جہاز گرفتار - (مدراس ۱۴ - اکتوبر) مانڈرہ جہاز ہانگ کانگ سے مدراس پہنچا جو ہسپتال شپ سے تبدیل کیا جاویگا - ایک جرمن جہاز انگریزی بھیس کر جا رہا تھا - اس کی خبر مارموسا کے جاپانیوں کو دیگئی انہوں نے تعاقب کر کے اسے پکڑ لیا ❊

پریسیڈنٹ ولسن اور صلح کی تحریک (واشنگٹن ۱۳ - اکتوبر) پریسیڈنٹ ولسن نے اعلان کیا ہے کہ اس نے کسی طاقت سے براہ راست صلح کے معاملہ پر گفتگو نہیں کی ❊

پروشین آرمی کا دو لاکھ نقصان جان (لنڈن ۱۴ اکتوبر) بیان کیا جاتا ہے کہ پروشین آرمی کے نقصانات کی ۳۵ ویں فہرست شائع ہوگئی ہے جسمیں ۷۴ وافسر ہلاک ۲۱۸۸ زخمی اور ۱۲۲ گم ہوئے درج ہیں - مزید براں سپاہیوں میں ۱۳۰۵۱ آدمی ہلاک اور ۵۶۶۲۷ زخمی ہوئے ہیں نیز ۴۷۵۰۴ آدمیوں کا نقصان میرانز کے متعلق شائع کیا ہے - لیکن فہرست مذکور بویرین - سکسن اور واٹمبرگ کی رجمنٹوں کے نقصان کا کوئی پتہ نہیں چلتا - مزید براں اب ایک گیارہویں فہرست سے پروشین آرمی کا کل نقصان ۲ لاکھ گیارہ ہزار آدمی پر مشتمل ہے ❊

کبھی کرسمس گذر جائینگے - لارڈ کرزن نے کل میرد اتقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ بالکل لغو ہے کہ آیا کرسمس تک جنگ کا خاتمہ ہو جائیگا سپاہ کے واپس انگلستان آنے تک ایک کیا کئی کرسمس گذر جائینگے

جرمن آب دوز کشتی نے روسی کروزر غرق کر دیا - ہفتہ کے دن جرمن سب میرین جنگی کشتیوں سے کروزر ایڈمیرل سکارف پر حملہ کیا - جو ایک مشتبہ مچھلی پکڑنے والی کشتی کی تلاش میں جا رہا تھا سب میرین نے تارپیڈو کشتی کو اپنا نشانہ بنایا ❊

پیرس پر اور چھ گولے پھینکے گئے - لندن ۱۲ - اکتوبر شام آج ایک ہوائی جہاز نے چھ گولے پھینکے - پانچ فرانسیسی جہازوں نے اس کا تعاقب کیا ہے پیرس میں حفاظت کی غرض سے ایک ہوائی جیش تیار کیا جا رہا ہے ❊

فرانس کے دو شہروں کا صفایا (لندن ۱۲ - اکتوبر) گذشتہ دو ہفتہ کی شدید جنگ میں فرانس کے دو شہروں کا بالکل صفایا ہوگیا ہے - یعنی البرٹ کھنڈروں کا ڈھیر بنگیا ہے اور رائے صفحہ ہستی سے معدوم ہوگیا ہے - لاسینی دشمن کا آخری قلعہ تھا

ہندوستان

گوردت سنگھ کی گرفتاری کے لئے انعام - انسپکٹر جنرل پولیس بنگال نے جہاز کما گاٹا مارو کے مسافروں کے سرغنا گوردت سنگھ کی گرفتاری کے لئے ایک ہزار روپے کا انعام مشتہر کیا گیا ہے ❊

دہلی کے مقدمہ سازش میں اپیل - سشن جج دہلی سے امیر چند اودھ بہاری اور بال مکند کی نسبت مقدمہ سازش دہلی میں سزائے موت کا جو فتوے صادر کیا ہے اسکے خلاف چیفکورٹ میں اپیل دائر کر دیا گیا ہے - مگر ہنوز تاریخ سماعت مقرر نہیں ہوئی سازش دہلی و مادہ آتشگیر کے مقدمات کے دیگر ملزمین کی طرف سے ابھی چیفکورٹ میں اپیل دائر نہیں ہوا ❊

کارتوسوں کی گرفتاری - کلکتہ میں افسران صیغہ تحقیقات جرائم فوجداری نے ایک مکان پر چھاپہ مار کر ۲۳ ہزار کارتوس گرفتار کئے - خیال کیا جاتا ہے کہ میسرز روڈا اینڈ کمپنی کلکتہ کی حال میں جو بڑی چوری ہوئی تھی یہ اس کا ایک حصہ ہے ❊

مدراس میں ہیضہ - جہاز ایمڈن کے خوف کی وجہ سے اکثر مدراسی گرد و نواح کے دیہات و قصبات میں جہاں ہیضہ پھیلا ہوا تھا چلے گئے وہاں سے واپس آنے پر ہیضہ بھی ساتھ لیتے آئے - انکی وجہ سے مدراس میں پچھلے چند دنوں سے ہیضہ کی وارداتیں اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۸ - اکتوبر ۱۹۱۴ء

غیر مسلموں کو اسلام میں کیونکر داخل کیا جاتا ہے

یہودیوں اور سناتینوں کے دروازے غیر قوموں کیلئے بند ہیں۔ یہ دو تو اور اس طرح کی قومیں غیروں کو اپنے میں شامل کرنے سے صاف انکار کرتی ہیں۔ لیکن اسلام جس کا لانے والا مقدس رسول رحمۃ للعالمین کہلایا۔ تمام جہان کی متفرق قوموں کو ایک نقطۂ توحید پر جمع کرنے کا اعلان کیا۔ اور ما ارسلناک الا کافۃ للناس اور قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً کی صدا اکناف عالم میں پھیلا دیگئی۔ اس کی دیکھا دیکھی ایک حدیث العہد فرقہ ہے جو اپنے عقائد میں پنڈت دیانند جی کا پیرو ہے۔ اس نے شدھی کا طریق ایجاد کیا نصاریٰ کے مقتدا نے بھی بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے جمع کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو کا ارشاد سنایا۔ مگر بعد میں بعض بہادروں نے انجیل کے اس حکم کے خلاف دوسروں کو اپنے اندر جذب کرنے کا سامان شروع کر دیا۔ ان ہر دو قوموں میں اپنے مذہب کے اندر داخل کرنے کے لئے چند رسوم ہیں۔ عیسائی گرجا میں ادا کرتے ہیں۔ اور آریہ سماج والے اپنے مندر میں۔ بپتسمہ کا طریق بھی عجیب اور شدھی کا اس سے بھی غریب۔ لیکن اسلام ہاں سچے اسلام میں اس قسم کی کوئی بات نہیں ہر شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر اپنے اسلام کا اعلان کر سکتا ہے۔ اور صلوٰۃ و زکوٰۃ ادا کر کے اخوانکم فی الدین ہو سکتا ہے۔ ہون کرنے کے لئے تو بہت سی رقم درکار ہے۔ بپتسمہ پانے کے واسطے بہت سا سامان کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اسلام پانے کے لئے تو اس قسم کی کوئی غیر ضروری بات اور کوئی مالی خرچ نہیں ہے۔

ہمارے بعض ملاؤں نے بھی ان قوموں سے متاثر ہو کر بعض رسوم نکال لیں۔ لیکن ہر صدی کے سر پر مجدد پھر چودھویں کے سر پر نبی نے آکر اسلام کے اصل چہرہ کو نمایاں کیا اور ان رسوم کا قلع قمع کر دیا اور صاف و مطہر اسلام جماعت احمدیہ میں رواج پذیر ہوا چنانچہ اس کی تشریح حضرت خلیفۃ ثانی نے دو عیسائیوں کے سامنے ان الفاظ میں کی کہ اسلام کے معنے فرمانبردار ہونا۔ اپنی تمام خواہشوں۔ آرزوؤں۔ خیالوں اور عقیدوں۔ التجاؤں تمناؤں کو اللہ تعالیٰ کے حضور قربان کر دینا اور یہ اقرار صالح کرنا کہ اب جو کچھ حضور کا حکم ہے وہی میں کرونگا۔ وہی عقیدہ رکھوں گا۔ میرا اپنا کچھ نہیں ہوگا۔ ہر قول۔ فعل۔ حرکت۔ سکون میں حضور ہی کی رضامندی کا طالب رہونگا۔ اگر دنیا میں کچھ ایسے لوگ جو ہاتھ سینہ پر باندھ کر اپنی نیازمندی کا اظہار کرتے ہیں تو میں بھی حاضر ہوں (قیام) اگر ایسے آدمی ہیں جو جھک کر کسی کی تعظیم بجا لاتے ہیں تو میں یہ بھی بجا لاتا ہوں (رکوع) اگر ایسے بھی ہیں جو ٹھوڈیوں کے بل گر کر اپنی اطاعت کا ثبوت دیتے ہیں تو میں بھی آپکے آستانہ پر گرتا ہوں (سجدہ) اگر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے کا طریق ہے تو میں اس طرح بھی دعا مانگتا ہوں (قعدہ) غرض تمام اقوام عالم میں جو طریقہ بھی عبادت اور اظہار فرمانبرداری کا ہے ان سب کی جامع نماز ہے پھر مسلم اپنے مال کا خاص خداوند کے حضور پیش کرتا ہے یہ ثبوت دینے کے لئے کہ میں تیری رضامندی کی طلب میں اپنا مال چھوڑ دینے کے لئے تیار ہوں (زکوٰۃ) پھر وہ روزہ رکھ کر یہ بتاتا ہے کہ حرام اشیاء تو بذاتہ مضر ہیں۔ ان سے تو رک جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ میں حلال اشیاء کو بھی تیری راہ میں چھوڑنے کے لئے حاضر ہوں۔ بلکہ اپنی بی بی کو کہ اس کے بقاء نسل کا موجب ہے اپنے کھانے کو کہ اس کے بقاء حیات کا سبب ہے چھوڑ کر دکھا دیتا ہے اور پھر راتوں کو جاگتا ہے اور یہ عرض کرتا ہے کہ مولیٰ میں تیرے لئے اپنی نیند اپنا آرام سب چھوڑتا ہوں۔ پھر مسلم اس سے بھی ترقی کرتا ہے۔ اور اپنے خویش و اقارب اپنے وطن کو بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اور ایسی حالت میں کہ نہ سر پر دستار ہے نہ پاؤں میں جوتا۔ کفن باندھے در محبوب پر حاضر ہوتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ میں چونکہ مسلم ہوں اسلئے وقت پڑنے پر اپنے خویش۔ اپنا وقت اپنا ذریعہ آمد اپنا وطن کیا جان تک دینے کو تیار ہوں یہ تو ہے عملی اسلام۔ گویا جو مسلم ہونا چاہے۔ اسے اپنے ان اعمال سے اپنی فرمانبرداری کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور عقیدہ کے لحاظ یہ بات ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے معبود برحق ہونے پر ایمان لائے۔ کامل محبت اور کامل فرمانبرداری اور کامل تعظیم اور کسی کی نہ کرے سوا اس کے جو اپنی صفات اپنے افعال میں یگانہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ خاتم کمالات نبوت۔ خاتم کمالات انسانیت۔ جو تمام مخلوقات عالم میں اشرف و ممتاز اور ہادی اور رہبر خلائق ہے۔ اسے بھی اس ذات یگانہ صفات کا ایک بندہ ہی سمجھتا ہوں۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ کوئی الگ بات نہیں بلکہ یہ اس توحید کی تکمیل کے لئے ہے کسی بندہ سے دعا یا لغیرہ وجوہ سامان اس سے طلب حاجت کی اجازت نہیں اور نہ خدا کے حکم کے بغیر کسی کی اطاعت و فرمانبرداری جائز ہے۔ اگر ہم رسول کی اطاعت کرتے ہیں تو اسلئے کہ اللہ نے ہمیں حکم دیا کہ اطیعوا الرسول۔ اگر ہم بادشاہ کی فرمانبرداری کرتے ہیں تو اس واسطے کہ خدا نے ہمیں ایسا حکم دیا۔ پس اسلام میں رسم پرستی کی مطلق اجازت نہیں اور کامل توحید و خدا پرستی صرف اسلام میں ہے۔ دعویٰ تو اور قومیں بھی کرتی ہیں مگر جب ان کا یہ دعویٰ عمل میں آتا ہے تو ان کا بودہ پن ظاہر ہو جاتا ہے۔ عیسائی خدا کو ایک بتاتے ہیں۔ مگر ایک تین۔ تین ایک کا مسئلہ ساتھ ہے ہندو ۳۳ کروڑ دیوتا یا مادہ و روح کی قدامت مانتے ہیں اور پھر خدا جانے کہ کس منہ سے کہتے ہیں کہ خدا ایک ہے۔ یہودی ایک خدا کے قائل مگر اپنے احبار و رہبان کو وہ عزت دیتے ہیں جو خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ پس اصل توحید صرف اسلام میں ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ کے سوا کسی کی فرمانبرداری ہی نہیں اور جس کی ہے صرف اس کے حکم سے نہ کہ بالاصالۃ۔ پھر اس زمانہ میں اسلام لانے اور نجات کے لئے سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ جو خدا کا مامور اور نبی اس زمانہ میں ظاہر ہوا ہے۔ اس پر ایمان لایا جاوے۔ وہ مسیح و مہدی کا لقب پا کر اسلام میں جو غلطیاں ملا دی گئی تھیں انکو نکالنے اور دوسرے مذاہب پر حجت پوری کرنے اور انہیں اسلام کی طرف رہنمائی کرنے کیلئے آیا ہر صدی کے سر پر ایسے مجدد آتے رہے ہیں جو اسلام کا اصل چہرہ دکھائیں مگر چودھویں صدی کے لئے ایک نبی کا وعدہ تھا وہ بھی پورا ہو گیا مسیح نے بھی اپنی دوبارہ آمد کی پیشگوئی کی تھی (اور یہ پیشگوئی اسی طرح پوری ہوتی تھی جس طرح الیاس کی آمد ثانی یوحنا کے ظہور میں پوری ہوئی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی دوسری بعثت کی خبر دی۔ پس اس پر ایمان لانا بھی شرائط اسلام میں سے ہے۔ ان باتوں کو سنکر دو عیسائیوں نے آمنا و صدقنا کہا اور آپنے دعا فرمائی۔ ہم نے یہ نمونہ دکھایا ہے تاکہ مبلغین پر

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ

تصدیق المسیح ۳

مسئلہ بروز اور تناسخ

(نمبر ۱)

(از میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور)

دنیا میں کون ہے جو نہیں جانتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تناسخ کے ردّ میں صدہا صفحے لکھے ہیں اور بڑے زورِ الفاظ اور دلائل قاطعہ و براہین نیرہ سے ثابت کیا ہے کہ تناسخ بالکل باطل ہے۔ لیکن بایں ہمہ لاہور سے کسی شخص پیر بخش نامی نے ایک ٹریکٹ بنام "مسئلہ بروز اور دعوی رسالت" شائع کیا ہے۔ جس میں اس نے بغیر کسی سند شرعی یا حوالہ کتب مسیح موعود محض افترا کے طور پر لوگوں کو سلسلہ احمدیہ سے بدظن کرنے کے لئے بروز کو تناسخ سے تعبیر کر کے لکھا ہے۔ کہ گویا احمدی لوگ حضرت مسیح موعود کو اس طرح کا بروز محمد صلے اللہ علیہ وسلم مانتے ہیں۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لاکر قادیان میں رونق افروز ہوئے ہیں اور مرزا صاحب نے چولہ بدلا ہے یا یہ کہ آنجناب کی روح مبارک مرزا صاحب کے جسم میں حلول کر گئی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ سو ہم اس کا جواب مختصر الفاظ میں یہ دیتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین کیونکہ احمدی لوگ ہرگز ہرگز ایسا عقیدہ نہیں رکھتے اور سچے دل سے تناسخ کے منکر ہیں۔ اور یہ محض افترا ہے۔ جو میاں پیر بخش صاحب نے ہم پر باندھا ہے۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ میاں پیر بخش صاحب کی عقل و فہم میں بروز تناسخ ہی نظر آتا ہے۔ تو پھر میاں پیر بخش صاحب کے لئے "بدیں عقل و دانش بباید گریست" والا مصرع ٹھیک مناسب حال ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے عجیب اسرار سے ایک بروز کا مسئلہ ہے۔ جس کا ذکر خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس کا انکار ایسا خطرناک ہے کہ اس سے اسلام ہی ہاتھ سے جاتا ہے۔ تمام ربانی کتابیں مسئلہ بروز کی قائل ہیں۔ خود حضرت مسیح نے یوحنا کو الیاس مقرر کر کے بروز کی تعلیم سکھائی۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مہدی کو "اسمہ کاسمی" و "یدفن معی فی قبری" کا مصداق بتا کر اس مسئلہ کی بہت ہی تائید کی۔ اسلئے اس کا انکار درحقیقت سخت جہالت اور نادانی ہے جس سے خطرہ سلب ایمان ہے۔ حدیثوں میں صاف لکھا ہے کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم کے مطابق ہو گا۔ پس ایک زبردست قرینہ اس امر کا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہدی آخرالزمان کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ بروز کی حقیقت سوائے اسکے کچھ نہیں کہ روحانیت کے تعلقات کے لحاظ سے شخص مورد بروز صاحب بروز سے نکلا ہوا ہو۔ اور ازل سے باہمی کشش اور باہمی تعلق درمیان ہو یعنی یہ کہ مورد بروز فرزندوں کی طرح صاحب بروز کا وارث ہے اس کے علم کا وارث۔ اسکی روحانیت کا وارث۔ اسکے نام کا وارث۔ اسکے خُلق کا وارث۔ اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر صاحب بروز کی تصویر دکھا دے اور اس مضمون کا مصداق ہو کر "من تو شدم تو من شدی۔ من تن شدم تو جاں شدی۔ تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری"

پس ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مندرجہ بالا تعریف کی رو سے بروز کو تناسخ سے کیا تعلق ؟ غور کا مقام ہے کہ ایک ہی روح کا مختلف شکلوں میں مختلف اوصاف کے ساتھ ظاہر ہونا تناسخ کہلاتا ہے۔ لیکن دو مختلف وجودوں کا روحانیت کے تعلقات کے لحاظ سے ایک ہی رنگ اور خوبو میں ظاہر ہونا بروز کہلاتا ہے۔ پس بروز درحقیقت تناسخ کا ردّ ہے۔ کیونکہ بروزی صورت یا مورد بروز صاحب بروز سے وجودی لحاظ سے الگ ہوتا ہے۔ ہاں روحانی حقیقت کی رو سے کہہ سکتے ہیں کہ مورد بروز صاحب بروز میں سے نکلا ہوا ہوتا ہے۔ اور اسی کی روح کا رعب ہوتا ہے لیکن تناسخ بروز کے بالکل مخالف ہے۔ کیونکہ مانا گیا ہے کہ تناسخ میں ایک ہی روح مختلف شکلیں بدل کر دنیا میں ظہور کرتی ہے جو ہمارے عقائد کی رو سے بالکل غلط ہے۔ پس بروز کو تناسخ سمجھنا ایک خطرناک غلطی ہے۔ جس کے مرتکب سوائے بروز الاشقیاء کے اور کوئی نہیں ہو سکتے اور بروز کی فلاسفی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک چیز کو ایسی طرز سے بنایا ہے جو اس کی توحید پر دلالت کرے۔ اسی وجہ سے خداوند کریم نے تمام عناصر اور اجرام فلکی کو گول شکل میں پیدا کیا ہے۔ کیونکہ گول چیز کو جہات اور پہلو نہیں اسلئے وہ وحدت سے مناسبت رکھتی ہے۔ اسی طرح خلقت بنی آدم اپنی وضع میں دوری صورت پر واقع ہوئی ہے تا وحدت خلق کائنات پر دلالت کرے تو اس سے لازم آیا کہ آخری نقاط خلقت بنی آدم کے نقاط اولیٰ سے قریب تر واقع ہوں اور اپنی ظہور اور بروز میں انہی کی طرف رجوع کریں اور یہی وہ بات ہے جس کو دوسرے لفظوں میں رجعت بروزی کہتے ہیں۔ الغرض خدائے علیم و حکیم نے وضع دنیا دوری رکھی ہے یعنے بعض نفوس بعض کا مشابہ ہوتے ہیں۔ نیک نیکوں کے مشابہ اور بد بدوں کے مشابہ مگر بایں ہمہ یہ امر مخفی ہوتا ہے اور زور شور سے ظاہر نہیں ہوتا لیکن آخری زمانہ کے لئے خدا نے مقرر کیا ہوا تھا کہ ایک عام رجعت کا زمانہ ہو گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وحرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون

ان آیات کریمہ کا یہ منشاء ہے کہ جو لوگ ہلاک کئے گئے اور دنیا سے اٹھائے گئے۔ ان پر حرام ہے کہ پھر دنیا میں آویں۔ ہاں یاجوج ماجوج کے وقت میں ایک طور سے رجعت ہو گی۔ یعنی گذشتہ لوگ جو مر چکے ہیں۔ ان کے ساتھ یاجوج ماجوج کے زمانہ کے لوگ ایسی اتم اور اکمل مشابہت پیدا کر لیں گے کہ گویا وہی آگئے اسی بناء پر اس زمانہ کے علماء کا نام یہود رکھا گیا۔ اور مہدی مسیح کا نام ابن مریم رکھا گیا۔ اور پھر اسی خاتم الخلفاء کا نام باعتبار ظہور بین صفات محمدیہ کے محمدؐ اور احمدؐ رکھا گیا۔ اور رسول اور نبی کہا گیا اور آدم سے لے کر اخیر تک تمام انبیاء کے نام دیئے گئے تا جیسا کہ آیات محولہ بالا میں وعدہ دیا گیا ہے وہ وعدہ رجعت پورا ہو جائے۔ اور سورہ فاتحہ سے بھی التزامی طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ مسلمانوں میں سے منعم علیہم بھی ہونگے۔ انبیاء گذشتہ کے وارث ہونگے۔ اور نیز مغضوب علیہم بھی۔ یعنی یہودی ہونگے پس تمام نبیوں کے نزدیک زمانہ یاجوج ماجوج زمانہ رجعت کہلاتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ وہ زمانہ رجعت حقیقی کا زمانہ نہ ہو گا بلکہ باعتبار ظہور بین صفات اور اتم اور اکمل مشابہت کے وہ زمانہ رجعت بروزی کا ہو گا ٭

جس حالت میں حدیثوں سے ثابت ہے کہ اسی اُمت میں سے یہود پیدا ہونگے۔ اور اسی اُمت کے مسلمان بوجہ اتم اور اکمل مشابہت حاصل کرنے کے یہودی کہلائینگے تو اب سوچنے کا مقام ہے کہ مسلمان لوگ ایسے یہودی کیونکر بن سکتے۔ جب تک اعنی بروزی طور سے مسیح موعود پیدا نہ ہو اور اسکی مخالفت نہ کریں۔ کیونکہ مسلمانوں کا یہود ہونا رجعت بروزی ہے۔

نہ کہ رجعت حقیقی۔ اسلئے مسیح موعود کی بھی رجعت بروزی ہوگی نہ کہ حقیقی۔ یہ کسقدر نادانی ہے کہ یہود تو پیدا ہوں اس اُمّت میں سے اور مسیح باہر سے آوے۔ اگر رجعت حقیقی ہو تو سب میں حقیقی چاہیئے نہ کہ صرف حضرت عیسیٰ میں۔ اور جس طرح کسی کی عقل ایات پر تسلی پکڑتی ہے کہ اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہونگے جن کا نام یہود رکھا جاویگا۔ ایسا ہی اس کی عقل کو ایات پر بھی تسلی پکڑنی چاہیئے کہ اس امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو اتم اور اکمل مشابہت حاصل کرنے کے عیسیٰ اور مسیح موعود کے نام سے پکارا جاویگا۔ اور جس طرح مسلمان درحقیقت وہ یہود نہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح کی مخالفت کی بلکہ محض اتم اور اکمل مشابہت حاصل کرنے کے یہودی کہلانے کے مستحق ہو گئے ہیں۔ اسی طرح سے حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی درحقیقت وہ مسیح ابن مریم نہیں جو ۱۹ سو سال ہوئے کہ مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور رسول علے بنی اسرائیل تھا بلکہ بروزی طور پر یعنی اکمل اور اتم مشابہت حاصل کرنے کی وجہ سے مرزا غلام احمدؐ درحقیقت عیسیٰ موعود بھی تھا اور محمد معہود بھی۔ جس کو دوسرے لفظوں میں ہم مسیح موعود اور مہدی معہود سے نامزد کرتے ہیں *

تادیب النساء

فاضل خواتین کی نکتہ سنجی

کیسی حیرت اور تعجب سے یہ باتیں سُنی جاتی ہیں کہ اگلے زمانہ کی فرقہ نسوان میں ایسی جراٴت تھی۔ کہ عورتیں شاہی درباروں میں تقریر کر سکتی تھیں۔ جس سے قابل اور لائق مرد بھی دنگ رہ جاتے اس زمانہ میں مسلمانوں کے اوّل ملکی دربار تو خیر اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی مصلحت کی ماتحت دوسروں کی سپرد کر دیئے مگر کتنے بڑے افسوس ذناسعت کی بات ہے۔ کہ شرعی۔ دینی۔ علمی دربار بھی چھوڑ دیئے گئے۔ اب تو مسلمانوں کے جلسوں میں ٹوپی اتارنا تعظیم اور تالیاں بجانا اظہار مسرت ہے۔ آہ! خدا سے دُور ہو گئے اللہ تعالےٰ خود ان سے دور ہو گیا۔ دیکھئے مسلمان خلیفہ کا بکہ عظیم الشان شہنشاہ کا دربار لگا ہے۔ ایک پردہ نشین خاتون از سر تا پا پردہ میں مستور آتی ہے۔ اپنی آزاد اور بلند آواز سے السلام علیکم کہتی ہے۔ خود خلیفہ امیر المومنین سے جواب سلام سُنتی ہے اور اپنی خداداد فصاحت اور نکتہ سنج زبان سے کہتی ہے

"یا امیر المومنین اقرّ اللہ عینک وفرحک بما اٰتاک واتمّ سعدک لقد حکمت فقسطت"

یعنی اے امیر المومنین۔ خدا تعالیٰ تیری آنکھ ٹھنڈی کرے اور جو تجھ کو دیا ہے اس سے تجھے مسرت بخشے۔ اور تیری سعادت کو پورا کرے۔ بیشک تو نے انصاف سے حکومت کی"

جب وہ چپ ہوئی تو خلیفہ نے پوچھا۔ تو کون ہے اُس نے بڑی جراٴت سے جواب دیا کہ میں خاندان برامکہ سے ہوں جس کے مردوں کو تو نے ہلاک کیا اور جن کی لازوال دولت چھین لی اور جن کی فیاضیاں بند کر دی ہیں۔ میرا نام برمکیہ ہے۔ یہ سُن کر خلیفۂ اسلام نے نہایت نرمی سے جواب دیا کہ اے برمکیہ۔ مردوں کی نسبت تو اب کچھ نہیں ہو سکتا قضائے الٰہی سے جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ البتہ مال تجھے واپس ہو سکتا ہے۔ یہ سُنکر وہ چلی گئی۔ تو ہاروں رشید ایسے عالی شان شہنشاہ نے اہل دربار سے فرمایا کہ کیا تم لوگ سمجھے کہ اس عورت نے مجھے دعا دی تھی۔ ہرگز نہیں بلکہ دراصل وہ مجھے کوس رہی تھی۔ آنکھ ٹھنڈی ہونے سے یہ مطلب کہ تم اندھے ہو جاؤ۔ کیونکہ آنکھ جب اپنی سرگرم حرکت چھوڑ دیتی ہے تو سکون پاکر اندھی ہو جاتی ہے۔ دوسرا فقرہ کلام اللہ کی اس آیت سے لیا ہے۔ حتّٰی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنا ھم بغتةً۔ یعنی جب وہ خوش ہوئے ہم نے ان پر اچانک عذاب بھیجا۔ تیسرا فقرہ اس شعر سے ماخوذ ہے۔ اذا تم امرٍ بدا نقصه ترقّب زوالاً اذا قیل تمّ۔ یعنی کام پورا ہو چکتا ہے تو اس میں کمی شروع ہو جاتی ہے۔ جب کمال ہو تو زوال کی اُمید رکھ۔ اسی طرح چوتھا فقرہ اس آیت سے ماخوذ ہے واما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا۔ یعنی جنہوں نے سرتابی کی وہ دوزخ کا ایندھن بن گئے۔ اس عجیب و غریب نکتہ سنجی و سخن فہمی سے سب اہل دربار علماء و فضلاء موجودہ دنگ رہ گئے۔

کیا ہے کوئی اس زمانہ میں بھی ایسی فاضلہ و ادیب اسلامی خاتون؟ افسوس ہم میں مطلق سخن کہنے کی کبھی صلاحیت نہیں رہی کسی کو نصیحت بھی کرتی ہوگی تو تلوار سی تیز زبان ایسی دُکھی ہوئے لفظ نکالیگی کہ دوسرے کا جی ہی جلا دیگی۔ کجا محفلوں میں تقریر کرنا۔ خداوند کریم ہم کو اگلی بزرگ خواتین کی پیروی کی توفیق عطاء فرمائے۔ والسلام

عاجزہ۔ سکینۃ النساء از قادیان مدینۃ الرسول

فہرست نومبائعین

مسماۃ عظیم بی بی صاحبہ والدہ عبدالحق صاحب دہرم کوٹ۔
محمد اسد خان صاحب عطار۔ لکھنؤ۔ محلہ بشیر تگنج۔
عطاء محمد صاحب عرائض نویس جہلم۔
میاں قادر صاحب موننگ۔ ضلع گوجرات۔
میاں بہادر " " "
حسین بخش صاحب۔ ڈیپے والہ ضلع ملتان۔
اہلیہ ولی محمد صاحب " " "

احمدی عقائد

چند روز ہوئے مولوی محمد علی صاحب نے "میرے عقائد" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا تھا۔ میاں محمد سعید صاحب سعدی عزیز ہوس لاہور نے "احمدی عقائد" ۲۰ صفحے کا رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو نقل مطابق اصل کرکے بتایا گیا ہے کہ مولویصاحب کے عقاید حضرت اقدس نبی اللہ مسیح موعود کے عقائد کے بالکل خلاف ہیں احباب یہ رسالہ ۔ر فی جلد کے حساب سے منگوا کر اپنے حلقہ اثر میں مفت تقسیم کریں ۱۰۰ رسالوں کے لئے ۔ر کا ٹکٹ محصولڈاک خرچ ہوگا *

المعلن منیجر تشحیذ الاذہان۔ قادیان ضلع گورداسپور

نور خلافت

یہ رسالہ جسمیں قرآن شریف کی آیات سے عموماً اور سورہ نور کی آیات سے خصوصاً خلافت احمدیہ حقہ کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور منکرین خلافت پر اتمام حجت کیگئی ہے دفتر تشحیذ الاذہان قادیان سے صرف ۔ر کے ٹکٹ بھیجکر مل سکتا ہے۔ جہاں جہاں اب مخالفت باقی ہے۔ وہاں احباب کو اس رسالے کی بہت اشاعت کرنی چاہیئے *

عالمگیر جنگ کے بعض تفصیلی حالات

رُوس اور آسٹریا کے مابین صُلح کی تجاویز

ذیل کا مضمون ڈیلی کرانیکل سے ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ جس سے روس اور آسٹریا کے درمیان صلح پر خیالات کا پتہ چلتا ہے۔

"کوریرا ڈیلا سیرا" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریا ہنگری اور روس کے درمیان ابتدائی تدابیر مصالحت عمل میں لائی جارہی ہیں۔ یہ مانا گیا ہے کہ شہنشاہ فرنس جوزف کو امید ہے۔ کہ انگلستان اس امر میں کوئی سنجیدہ روک نہ پیدا کریگا۔ کیونکہ قطع نظر اس دلی دوستی کے جس نے اینگلو آسٹرین تعلقات کو تیز کر دیا ہے۔ اس بات کے یقین کرنے کے لئے قوی وجوہات ہیں کہ درحقیقت انگلستان کی یہ آرزو ہے کہ سلطنت آسٹریا۔ ہنگری برقرار رہے۔

یہاں سے سنسر نے کچھ عبارت کاٹ دی ہے

وہ مقاصد جو ان ابتدائی تدابیر کو عمل میں لانے پر مجبور کر رہے ہیں۔ ان کا پتہ وائنا میں عوام کے جذبات کی ظاہرا کشیدگی سے چلتا ہے۔ جہاں پر بغاوت کے نمایاں اثر ظاہر ہیں اور بوہیمیا میں تو خصوصاً باغیانہ علامات پائے جاتے ہیں اس کے علاوہ خط و کتابت کرنیوالے بھی اسپر زور دیتے ہیں۔ کہ فرانس نے ہمیشہ سے آسٹریا کا خاص لحاظ رکھا ہے۔ فرانسیسی مدبر اس بغض و عناد کو نبھانے میں ہوشیار رہے ہیں جو پرشیا کے تکبّر کے خلاف وائنا کے پولیٹیکل حلقوں میں پھیلا ہوا تھا وہ ہرگز اس امر کے خلاف آواز نہ اٹھائینگے۔ اگر تینوں متحدہ سلطنتیں آسٹریا کو جو نقصان آسٹروی اور روسی فتوحات سے پہنچا ہے۔ اس کی تلافی سالیشیا کے واپس دلانے اور بوریا کو تازہ حکومت آسٹریا ہنگری میں شامل کرنے سے کر دیں۔"

سالیشیا موجودہ حالت میں جرمنی کا ایک صوبہ ہے یہ ملک آسٹریا کی شمال مغربی سرحد پر واقع ہے۔ اور اپنی زرخیزی اور معدنی پیداوار کے لحاظ سے مشہور ہے۔ یہ ملک پہلے سلطنت آسٹریا کا حصہ تھا۔ لیکن ۱۷۴۰ء میں جب چارلس ششم شہنشاہ آسٹریا نے وفات پائی۔ تو اس وقت اُسے فریڈرک دی گریٹ موجودہ قیصر جرمنی کے ایک بزرگ نے جرمنی طاقت میں شامل کر لیا۔ اسکی کیفیت اس طرح ہے کہ شہنشاہ آسٹریا چارلس ششم کے کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اس لئے اس نے تمام تاجداران یورپ کو اس بات پر رضامند کیا۔ کہ اس کے بعد اس کی اکلوتی بیٹی میریا تھیریسا اس کے تاج و تخت کی وارث ہو۔ اس کی زندگی میں تمام فرمانروایان یورپ نے اس امر کو بخوشی مان لیا۔ لیکن شہنشاہ مذکور کی آنکھ بند ہوتے ہی جرمنی۔ روس۔ فرانس اور سپین پر توسیع ملکی کی طمع غالب آئی۔ اور انھوں نے بے کس لڑکی کی سلطنت کو بانٹنا چاہا۔ تمام اپنی اپنی حدود سے حملہ آور ہوئے یہ لڑائی (جو وار آف آسٹرین سکیشن کے نام سے موسوم ہے) سالہا سال تک جاری رہی۔ انگلستان اپنے وعدہ پر قائم رہا اور اس نے اس جنگ میں میریا تھیریسا کا ساتھ دیا۔ لیکن آخر کار عہدنامہ پر اس جنگ کا خاتمہ ہوا۔ جس کی رو سے یہ قرار پایا کہ سالیشیا کا صوبہ جرمنی کے زبردست فرمانبردار فریڈرک اعظم کو دیدیا جائے چنانچہ اس وقت سے یہ ملک جرمنی کے قبضہ میں ہے۔ اب چونکہ روس انگلستان اور فرانس جرمنی کی تباہی کے درپے ہیں اور انہیں آسٹریا کی سلطنت کا قیام منظور ہے اسلئے وہ سالیشیا واپس دلانے کے علاوہ جرمنی کا حصہ بوریا بھی سلطنت آسٹریا میں شامل کرنے کا خیال رکھتے ہیں"۔

"درحقیقت مدبّران آسٹریا ہنگری کو یہ محسوس ہونا چاہیئے کہ انگلستان اور فرانس نے انکے ملک کے متعلق فیاضی کا برتاؤ ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ فرانس اور انگلستان نے اپنے بیڑے کو بحیرہ ایڈریاٹک میں آسٹریا کے خلاف استعمال نہیں کیا اگرچہ فرانس اور برطانیہ کلاں جرمنی کے ہونڈ ہیڈرز کے غرور کو توڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ آسٹریا کو مہلک صدمہ پہنچانے میں متأمل رہے ہیں۔ اُن کا (مدبران فرانس) یہ بھی خیال ہے کہ روس کا اصل مقصد بھی جرمنی کو تباہ ہی کرنا ہے۔ آسٹریا کو جو روس نے سخت زکیں پہنچائی ہیں وہ ایک جنگی مصلحت سے جس سے وہ یقینی طور پر جرمنی کو کچل ڈالنے کے لئے کھلا کھلا ہاتھ چلا سکے"

بذریعہ اعلان اہل آسٹریا ہنگری سے روس کا وعدہ

بحب فرمان گرینڈ ڈیوک نکلس ذیل کی اپیل آسٹریا کی بڑی بڑی اقوام کی نو زبانوں میں ترجمہ کر کے مفتوح اضلاع میں بھیجی گئی ہے۔

آسٹریا ہنگری کے رہنے والو! حکومت وائنا نے روس کے خلاف لڑائی کی ہے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ یہ عظیم سلطنت جو ہمیشہ سے خیرخواہ رہی ہے سب سے ضرر سرویا کا ساتھ نہ چھوڑ سکتی تھی اور اسکی غلامی کو برداشت نہ کر سکتی تھی۔

آسٹریا ہنگری کے لوگو! میں آسٹریا ہنگری کے علاقہ میں داخل ہوتا ہوا زار اعظم کے نام پر اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ سلطنت رُوس نے جو اکثر دفعہ اپنی رعایا کا خون گرایا ہے اسکی اصلی غرض یہی رہی ہے کہ وہ دیگر اقوام کو غیر کی تابعداری سے آزاد کرے اور عدل و انصاف پھر بحال ہو جائے۔

اے باشندگان آسٹریا و ہنگری روس تمہارے لئے یہی آزادی لایا ہے۔ اور تمہاری قومی اُمیدیں اسی کے زیر اثر بر آ سکتی ہیں۔ اتنے بڑے عرصہ میں حکومت آسٹریا ہنگری نے تمہارے درمیان نفاق اور عناد کا بیج بویا ہے۔ کیونکہ اسے خوب معلوم ہے کہ اس سلطنت کی بنیاد ہی بین الاقوامی جھگڑوں اور نا اتفاقی پر ہے۔ اسکے برخلاف روس کا یہ دعا ہے کہ وہ تمہیں اس قابل بنا دے کہ تم میں سے ہر ایک نشو و نما پائے۔ اور اقبال مند بنجائے۔ اور اس کی یہ دلی خواہش ہے کہ تمہارے آبا و اجداد کی بیش بہا وراثت تمہارے مذہب اور تمہاری زبان کو برقرار رکھا جائے۔ اور اس کا یہ دلی منشا ہے۔ کہ تم میں سے ہر ایک کو اپنے دوسرے ہموطنوں کے ساتھ مل جل کر امن سے رہنے اور اپنے ہمسایہ سے ایک ہو کر رہنے کی اجازت دی جائے اور انکے قومی حقوق کی نگہداشت کیجاوے۔

یہ یقین ہونے پر کہ تم سب اس مقصد کے حاصل کرنے میں اپنی پوری پوری طاقت سے میری مدد کرو گے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ روسی افواج کا استقبال کریں جو آپ کی سچی خیرخواہ ہیں۔ اور آپ کی خیالی خواہشات کے حصول کے لئے لڑ مر رہی ہیں

(دستخط) نکلس کمانڈر انچیف رُوس

درخواست دُعا احباب محمد عبداللطیف صاحب بٹالوی کیلئے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہر طرح کی مشکلات سے نجات دیوے۔

جنازہ غائب محمد یونس فرزند محمد یوسف ضلع گنگ فوت ہو گئے ہیں۔ ان کا جنازہ غائب پڑھ دیں۔

ستیارتھ پرکاش کی حقیقت

مذہبی دنیا میں

ایک آریہ اخبار نے دنیا کی مذہبی کتب میں ستیارتھ پرکاش کا اعلیٰ درجہ ثابت کرنیکی کوشش کرتے ہوئے دیگر مذاہب اور خصوصاً اسلام پر بالکل غلط اور بے سر و پا الزام لگائے ہیں لکھا ہے کہ "بہت سے کمزور لوگ اپنے آپکو پیغمبر یا گورو بنا کر اہل دنیا کو اندھوں کی طرح اپنے پیچھے لانے کی غلطی نہیں بلکہ شرارت کے مرتکب ہوتے تھے اس زمانہ میں جبکہ ویدک سورج اپنی آب و تاب کے ساتھ چمکتا تھا آجکل کی مانند گوردوں کی گوردوڈم یا خلیفوں کی خلافتیں مروج نہ تھیں وہم میں سفارش یا شفاعت کا مسئلہ لوگوں کو معلوم نہ تھا اور لوگ پیسہ خرچ کرکے اپنے پاپ یا گناہ بخشوانے کے غلط اور نقصان دہ خیال سے بالاتر تھے" ان نا واجب استعارہ اور لوگوں کو غلطی میں ڈالنے والے خیالات کے اظہار سے آریہ اخبار کی یہ غرض ہے کہ وہ خدا کی پرستش کو ستیارتھ پرکاش کا بتایا ہوا مسئلہ قرار دے اور یہ ثابت کرے کہ باقی مذاہب میں اس مسئلہ کا وجود نہیں لیکن ایک مذہبی کتاب کو دوسری مذہبی کتابوں سے افضل اور اعلیٰ ثابت کرنیکا یہ طریق نہیں ہے کہ اسکے مقابلہ میں بجائے دوسرے مذاہب کی مسلمہ کتب کے خود ساختہ اور بے بنیاد حکایات کو رکھا جائے بلکہ ہر مذہب کے انہی عقاید پر بحث ہونی چاہئیے جو کہ اس مذہب کی الہامی کتاب میں درج ہوں جس کو اس مذہب والے قابل عمدر آمد سمجھتے ہوں کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ پیر پرستی کا اشارہ بھی قرآن کریم میں پایا جاتا ہے کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ کسی ایسے پیغامبر کا قرآن نے ذکر کیا ہے جسنے اندھا دھند لوگوں سے اپنی تقلید کروائی ہو کیا کوئی دکھا سکتا ہے کہ قرآن شریف نے گنہگاروں اور بدکرداروں کی نجات کا باعث سفارش یا شفاعت کے مسئلہ کو قرار دیا ہے کیا کوئی قرآن شریف سے یہ بات نکال سکتا ہے کہ صرف روپیہ خرچ کرکے کوئی نجات پا سکتا ہے اور اگر کوئی قرآن شریف سے ہرگز ہرگز کوئی ثبوت نہیں کر سکتا تو پھر انکو مذہب اسلام کی طرف منسوب کرنا کسقدر دیدہ دلیری کا کام ہے یہ الزام جو اسلام پر لگائے گئے ہیں چونکہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں اور انکا اسلام میں ذرا اشارہ بھی نہیں پایا جاتا اسلئے ہمیں اسکے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہاں اگر وہ ان الزامات کی کوئی دلیل پیش کرتا تو اسکو معقول اور مدلل جواب دیا جاتا لیکن موجودہ صورت میں وہ اس قابل نہیں ہے کہ ہم اس سے ان لچر اور بے ثبوت اعتراضات کے باعث مخاطب ہوں۔ البتہ ستیارتھ پرکاش کی جس خوبی اور برتری کو ثابت کرنے کیلئے اسقدر زور و تگ و دو کی گئی ہے اسکے متعلق ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس سے آریہ مذہب کی برتری اور فوقیت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اسلام کی حقانیت کی تصدیق ہوتی ہے ستیارتھ پرکاش میں وحدانیت کی تعلیم کا پایا جانا اسکے لئے کوئی فضیلت کی بات نہیں ہے کیونکہ ہر ایک وہ شخص جو اس مسئلہ کو ستیارتھ پرکاش کے وجود میں آنے سے بھی بہت عرصہ پیشتر قرآن شریف میں نہایت شرح و بسط سے پاتا ہے اور جو جانتا ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنے کے سوا کوئی مسلمان مسلمان ہی نہیں رہ سکتا اور کوئی شخص اس عقیدہ کے اقرار کے بغیر اسلام میں شامل ہو سکتا ہے وہ اس مسئلہ کو ستیارتھ پرکاش میں درج شدہ دیکھکر اسلام کی بڑی بھاری صداقت کا اعتراف کریگا اور اسکو یہ ماننا پڑیگا کہ وہ قومیں جنکی الہامی کتب اس مسئلہ سے خالی اور تہیدست ہیں اور جو شروع سے اس عقیدہ کے خلاف کرتی آئی ہیں انکو اسلام کا یہ اصل ایسا پسند آیا ہے کہ انکو اپنی مذہبی کتابوں میں داخل کرکے اسپر اتراتی ہیں اور اسلام کی تعلیم کو مجبوراً انہیں صحیح اور درست کہنا پڑتا ہے اسوقت دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہر ایک دوسرے مذہب سے اپنی صداقت کا خراج وصول کر رہا ہے اور جہاں جہاں جاتا ہے وہاں کے غیر مذاہب والوں سے اپنی حقانیت منوا لیتا ہے یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ اسلام کے پھیلنے پر عیسائی ملکوں میں پروٹسٹنٹ فرقے نے جنم لیا کھلے طور پر نہ سہی مگر اپنی پیدائش سے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام کی اس زبردست تعلیم کے سامنے مسیحیت کے قدم نہ جم سکے اور آخر اسنے ایک حد تک اس عقیدہ کی پابندی کی اسی طرح جب اسلام نے ہندوستان میں اپنا قدم رکھا تو اس مادہ پرست ملک میں بھی کئی ایک ایسے فرقے نکلنے شروع ہو گئے جو ایک خدا کی منادی کرنے لگ گئے جن میں کا ایک یہ فرقہ بھی ہے جو اسلام کی اس تعلیم پر ایسا لٹو ہے کہ اسکو صرف اپنی طرف ہی منسوب کرنا چاہتا ہے جو کہ اسکی سعی لاحاصل ہے کیونکہ آج اگر کوئی انسان بت پرستی اور ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی قید سے آزاد ہوکر اس غلط عقیدہ کی نسبت اسلام کی تعلیم سے متاثر ہوکر نفرت اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے تو اس کی نسبت تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسنے آبائی تقلید کا جوا اپنی گردن سے اتار دیا اور بت پرستی کے چھوڑ دینے میں جرأت دکھائی ہے لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم اسکے خیالات کے مجموعہ کو جسے اسنے دوسرے مذاہب کی تعلیم سے اخذ کیا ہے دوسری مذہبی کتابوں سے کچھ بھی نسبت دے سکیں اگر پنڈت دیانند صاحب نے بت پرستی کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور وہ خود اس فعل کے مجتنب ہی ہیں تو یہ ایک اچھی بات ہے کیونکہ انکی پرورش اور تربیت ایسے خاندان میں ہوئی تھی جس میں وحدانیت مفقود اور بت پرستی۔ سنگ پرستی اور تصویر پرستی رائج تھی لیکن پنڈت صاحب کے یہ خیالات ایسے انوکھے نہیں ہیں کہ جنکو مذہبی دنیا میں خاص وقعت کے قابل سمجھکر انکی برتری اور فوقیت کا باعث سمجھے جائیں بلکہ یہ فضیلت اسی باغ کی بہار کی ہے جسکا نام اسلام ہے اور جس کی خوشہ چینی پنڈت صاحب نے کی ہے اگر اسلام کے سوا کوئی اور ایسا منبع اور مخرج تھا جس سے وحدت کا چشمہ پھوٹ کر ہندوستان میں جاری ہو سکتا تھا۔ اگر اسلام کے پیدا کردہ جذبہ کے سوا اور کوئی جذبہ تھا جو بت پرستوں کو بھی بت شکنی پر آمادہ کر سکتا تھا اگر اسلام کے سوا کوئی اور ایسی طاقت تھی۔ جو خود تراشیدہ پتھروں کی تقدیس کو ریزہ ریزہ کر سکتی تھی تو کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ اسلام کے ہند میں آنے سے پہلے وہ مخرج وہ جذبہ اور وہ طاقت کہاں تھی کیا ہندوستان کی تاریخ اسلام کے آنے سے پہلے کوئی موحد اور کوئی خدا پرست دکھا سکتی ہے ہرگز نہیں تو پھر یہ کس طرح درست ہو سکتا کہ اسلام کے آنیکے بعد دیگر مذاہب میں وحدانیت کے خیالات کی ترویج کو دیکھکر انہیں اسلام سے اخذ کردہ نہ کہا جائے اگر آریہ صاحبان اسلام کے سوا کسی اور ذریعہ سے یعنی ویدوں سے وحدانیت حاصل کر سکتے تھے تو وہ تو انکے پاس ہمیشہ سے موجود تھے اسلام سے پیشتر کیوں نہ کوئی ستیارتھ پرکاش کی ایسی کتاب عدم سے وجود میں آگئی لیکن ہمارے پاس یہ ماننے کے لئے کافی وجوہ ہیں کہ ویدوں میں خالص خدا پرستی کی تعلیم نہیں ہے اور ہمارے اس دعوے کی تصدیق اسی آریہ اخبار نے بھی کر دی ہے چنانچہ لکھتا ہے "لوگوں کو ایشور پرستی کی تعلیم دینے میں ستیارتھ پرکاش کا درجہ دنیا کی تمام مذہبی کتب سے بلند بلکہ بلند تر ہے"۔ اس فقرے میں ایڈیٹر صاحب اخبار مذکور نے ستیارتھ پرکاش کو کل مذہبی کتب پر فوقیت دی ہے دوسری مذہبی کتب پر تو جب فوقیت ثابت ہوگی تب ہی کوئی تحقیق ہو سکیگا لیکن اس فقرہ سے ویدوں کی فضیلت پر ضرور پانی پھر گیا ہے کیونکہ دنیا کی مذہبی کتب میں وید بھی شامل ہیں اور اگر یہ کہا

جائے کہ ستیارتھ پرکاش کی تعلیم بھی ویدوں سے ہی اخذ کی گئی ہے اور کوئی نئی تعلیم نہیں اسلئے ویدوں کی فضیلت میں کوئی کمی نہیں آ سکتی تو ہم اس بات کے ماننے کے لئے بھی تیار ہیں جبکہ اسکا کوئی یقینی اور میرہی ثبوت دیا جائے کہ وید ایک خدا کی پرستش کی طرف بلاتے ہیں ہم یہ ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں کہ پنڈت صاحب نے وحدانیت کا ایسا مسئلہ ایجاد کیا ہے جو بیشتر کسی مذہب میں نہ پایا جاتا تھا کیونکہ ہم پیچھے ثابت کر آئے ہیں کہ یہ اسلام سے حاصل کیا ہوا مسئلہ ہے مگر ہم یہ بتا دیتے ہیں کہ آریہ صاحبان کو جس مذہب پر ناز ہے اسکی مذہبی کتابوں میں شروع سے آخر تک بت پرستی کی تعلیم بھری پڑی ہے چنانچہ ویدوں میں وایو اگنی برہما۔ اندر وغیرہ کئی ایک ناموں سے دیوتاؤں اور رشیوں کو وہی اختیارات دیئے گئے ہیں جو کہ صرف خدا تعالےٰ کے ہی قبضہ قدرت میں ہیں اور یہی وجہ ہے کہ پنڈت دیانند صاحب نے ان ناموں کی نہایت رکیک تاویل کر کے ان سے خدا کی ہستی کو ثابت کرنیکی کوشش کی ہے چنانچہ جب دیوتاؤں کے دلدادہ نے یہ ایک جائز اور درست سوال پیش کیا کہ آپ خدا پرستی کی تعلیم ویدوں میں سے کسطرح نکالتے ہیں "وراٹ وغیرہ ناموں سے ایشور مراد نہیں لینا چاہیئے بلکہ ان سے دیوتاؤں کی طرف اشارہ سمجھنا چاہیئے کیونکہ یہ تمام دیوتا مشہور و معروف ہیں اور فضیلت رکھنے والے ہیں اسلئے انکے ناموں سے انکے ہی معنی مراد لینے چاہیئیں" تو اسکے جواب میں پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ "اگنی دیوتا مشہور و معروف ہیں تو کیا پرمیشور غیر مشہور ہے اور کیا اس سے بھی زیادہ فضیلت رکھنے والا کوئی ہو سکتا ہے اگر نہیں ہے تو پھر ان ناموں سے پرمیشور کا مفہوم کیوں نہ سمجھنا چاہیئے جب پرمیشور غیر معروف نہیں اور نہ کوئی اسکے برابر ہی کوئی اس فضیلت کو پکڑ رکھ سکیگا اسلئے تمہارا یہ قول کہ دیوتا کی پرستش کیوں نہ کیجائے درست نہیں ہے کیونکہ تم وراٹ وغیرہ ناموں سے مشہور و معروف اور پرمانوں سے ثابت اور برہماٹڈ وغیرہ کو چھوڑ کر ناممکن اور غیر موجود دیوتا کے معنی لینے کی کوشش کرتے ہو اس میں کوئی بھی دلیل یا ثبوت نہیں ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲ از حوالہ اخبار امرت) پنڈت صاحب کے اس جواب کو پڑھکر ہر ایک صاحب عقل انسان معلوم کر سکتا ہے کہ یہ کہاں تک درست اور معقول ہے آپ فرماتے ہیں "ان ناموں سے پرمیشور کا مفہوم کیوں نہ سمجھنا چاہیئے" رشیوں اور دیوتاؤں کے ناموں سے جنکی پرستش کو ہندو کتب ثابت کرتی ہیں اور جو ایک وقت میں انہی ناموں سے دنیا میں موجود تھے خدا کا مفہوم سمجھ لینا ایک ایسی بات ہے جسکو کوئی بھی قبول نہیں کر سکتا کیونکہ یہ تو پنڈت صاحب کا اسی قسم کا جواب ہے کہ ایک آدمی جسکا نام سجان ہو اسکے متعلق کوئی کہے کہ اسنے مجھے فلاں بات کہی تھی تو دوسرا شخص کہے کہ کیا سبحان خدا کا نام نہیں ہے جبکہ یہ خدا کا نام ہے تو اس سے یہ مفہوم کیوں نہ سمجھا جائے کہ یہ خدا نے ہی بات کہی ہے حالانکہ سجان ایک آدمی موجود ہے جو لوگ اسکو جانتے بھی ہوں لیکن پھر بھی وہ یہی کہتا چلا جائے کہ سجان کا مفہوم خدا سمجھو تو یہ مفہوم کبھی کوئی نہیں سمجھیگا اسی طرح وراٹ اندر وغیرہ گو خدا کی صفات اور نام ہیں لیکن انہی ناموں کے دیوتا بھی ہو چکے ہیں جنکے متعلق تاریخ ہند اور ہندو مذہب کا تاریخی لٹریچر شہادت دینے کے لئے موجود ہے کہ اس زمانے میں انکی پرستش ہندوستان میں رائج تھی اور اب بھی ہندوؤں کے بعض فرقے انکی پرستش کرتے ہیں تو اسقدر واقعات کے ہوتے ہوئے پنڈت صاحب کی ایسی تاویلات کو کوئی عقلمند کب قبول کر سکتا ہے اور ستیارتھ پرکاش کس طرح دینی کتب میں فوقیت کا درجہ حاصل کر سکتی ہے پس مذہبی کتب میں وہی کتاب بلند بلکہ بلند تر ہے جو کہ وحدانیت کا اصل منبع اور صحیح مخرج ہے۔ اور جس کا نام قرآن شریف ہے کہ ستیارتھ پرکاش اسکا صرف ایک فقرہ لا الہ الا اللہ لیکر کسی صورت میں بھی اسکے مقابل نہیں آ سکتی

دعوت الی الخیر

ولایت میں تبلیغ اسلام

چوہدری فتح محمدؐ صاحب کا خط

تھیوسوفیکل سوسائٹی اور "چوہدری صاحب کا لیکچر"

مولائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پچھلے ہفتہ کی ڈاک میں حضور کی طرف سے ۴۰ پونڈ پہنچ گئے جزاکم اللہ احسن الجزا دو درجن میگزین آف اسلام اور جولائی کا ریویو بھی پہنچ گیا انشاء اللہ یہ کتابیں اور ریویو بہت مفید ہونگے میری صحت اچھی ہے اور آنکھ کو آرام ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور کام دن بدن بڑھ رہا ہے وقت بہت تھوڑا ہے اسلئے زیادہ خط نہیں لکھ سکتا مسٹر شلائیڈ اور مسٹر کارٹ رائیٹ سے خط و کتابت شروع ہے اور ملاقات بھی ہوتی ہے۔

تھیوسوفیکل سوسائٹی کی بعض سے ...... خط و کتابت شروع ہے رچمنڈ جو میرے قریب ہی ہے وہاں کی لاج کے ممبروں نے مجھے لیکچر کے لئے بلوایا ہے اور ایک میگزین آف اسلام ...... منگوا بھیجی ہے عبداللہ خانصاحب یہاں سے کل ہندوستان روانہ ہو جاوینگے عرب صاحب کے متعلق پہلے عرض کر چکا ہوں چوہدری ظفر اللہ خاں بھی ۱۹ اکتوبر تک یہاں سے روانہ ہو جاوینگے والسلام

حضور کا خادم۔ فتح محمد

پہلا خط

الیف - ایم سیال الکوائر

پیارے جناب

میگزین پہنچنے پر از حد خوشی ہوئی۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ میں نے اسے توجہ سے پڑھا۔ میں خوش ہونگا اگر آپ اپنے وعدہ کے موافق میگزین کی اور کاپیاں بھی ارسال فرماویں۔

آپ کا سچا دوست
ٹی ی سوین

دوسرا خط

رچمنڈ لاج تھیوسوفیکل سوسائٹی انگلینڈ اینڈ ویلز
۱۷ ستمبر ۲۰ء

پیارے جناب

آپ کے لیکچروں کی فہرست پہنچ گئی ہے ہم اسلامی عقیدہ کی نسبت آپ سے سننے کے لئے تیار ہیں اگر آپ ملاقات کا انتظام کریں ہم منگل کے دن آٹھ بجے شام کو برس ہوس رچمنڈ میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر کوئی خاص وقت بتلائیں۔ جو آپ کے لئے مناسب ہو۔ تاکہ ہم تاریخ مقرر کریں۔

بی جی این ورلسٹر